بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

الفضل
روزنامہ قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۲ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام کی اطلاع منظہر ہے۔ کہ حضور کو نقرس کے درد کا دورہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔ حضور بوجہ ناسازئی طبع عبد الاحد خان صاحب افغان کے کندھے کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے۔ اور خطبہ جمعہ حضور نے ممبر پر بیٹھ کر پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج بفضل خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کل شام کی ٹرین سے دہلی تشریف لے گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

جمعیۃ العلمائے ہند کے اجلاس کی خصوصیات اور جماعت احمدیہ

(از ایڈیٹر)

کچھ عرصہ سے جمعیۃ علمائے ہند سہارنپور میں جلسہ کرنے کی تیاریاں کر رہی تھی۔ اور قریباً تمام مسلمان اخبار خاصکر یوپی کے اخبارات اس کے متعلق بڑے زور شور سے پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ یہ جلسہ ۴-۵-۶-۷ مئی کو مسلسل چار روز رہا۔ اس سے قبل ۲-۳ تاریخ کو صوبہ یوپی کے علماء کی جمعیۃ کا سالانہ اجلاس بھی اسی جگہ ہوا۔ ان جلسوں کی فی الحال جو مختصر سی رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا اہم حصہ یہ ہے کہ جلسہ میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ جو کم از کم چار آنے اور زیادہ سے زیادہ سو روپیہ تک تھا۔ حاضرین کی تعداد روزانہ ۲۵ ہزار کے لگ بھگ رہتی تھی۔ پنڈال بہت شاندار بنایا گیا۔ اور بجلی کے قمقموں کا انتظام بھی بڑے اعلےٰ پیمانہ پر تھا۔ تین سو سے زائد نمائندوں اور مدعو شدہ لوگوں کے قیام وطعام کا مفت انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے تھا۔ قیام کے لئے کئی سو خیمے نصب کئے گئے تھے۔ کھانے میں قورمہ۔ نان اور پلاؤ کے علاوہ چائے اور ناشتہ بھی دیا جاتا تھا۔ . . . . . .

جمعیۃ علماء کے اراکین کے علاوہ ہندوستان کے ہر صوبے کے نمائندے لیڈر اور مشاہیر اس میں شریک تھے . . . . . . اس جلسے میں جمعیۃ علماء کی ذاتی عمارت کے لئے ایک لاکھ روپے کی اپیل کی گئی تھی۔ جس میں ۴۰ ہزار کے قریب اسی وقت جمع ہو گیا"۔

اخبار "زمزم" (۱۱ مئی) نے ان الفاظ سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اور جسے بطور عنوان شائع کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ

"دولت۔ عزت۔ شہرت اور انسانوں کا جم غفیر علماء کے قدموں پر"۔

اگر ہندوستان کے دس بارہ کروڑ مسلمانوں میں سے سارے ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ کے جلسہ میں ۲۵ ہزار انسانوں کی شمولیت اور چندہ کی ایک لاکھ کی اپیل پر ۴۰ ہزار کے قریب کی وصولی اور وعدے اس بات کا ثبوت بن سکتے ہیں۔ کہ دولت۔ عزت۔ شہرت اور انسانوں کا جم غفیر علماء کے قدموں پر لوٹ رہا ہے۔ تو غور فرمائیے۔ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر ایک چھوٹے سے گاؤں (قادیان) میں ہر سال ۲۵-۳۰ ہزار کے درمیان مسلمانوں کا اجتماع اور لاکھوں روپے ہر سال اپنے امام اور پیشوا کے حضور اشاعت وحفاظت اسلام کے لئے پیش کرنا آپ کے خیال میں کیسا ہے۔ اور کیا اس سے یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دولت عزت۔ شہرت اور انسانوں کا جم غفیر جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے قدموں پر نچھاور ہو رہا ہے۔ حق و انصاف کے رو سے یہ استدلال اس استدلال سے زیادہ قوی۔ زیادہ واضح اور زیادہ شاندار ہے، جو سارے ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ کے متعلق کیا گیا ہے۔ وجہ یہ کہ

(۱) جماعت احمدیہ غربا کی جماعت ہے۔ اور اپنے جلسہ میں داخلہ کے لئے کسی سے ایک پائی بھی نہیں لیتی۔ مگر جمعیۃ علماء میں تو سو روپیہ تک ٹکٹ داخلہ کی قیمت ادا کرنے والے بھی تھے۔

(۲) جماعت احمدیہ کے جلسہ میں ہر چھوٹا بڑا اور ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ مساوی حیثیت سے شریک ہوتے ہیں۔ اور سوائے بیماروں کے سب ایک ہی قسم کا کھانا سالن روٹی اور دال روٹی کھاتے ہیں۔ لیکن اس جلسہ میں تو ہر صوبہ کے نمائندے لیڈر اور مشاہیر شریک تھے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب لوگ خوشحال طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پھر ان کی خاطر تواضع کا بھی خوب انتظام تھا۔ قورمہ۔ نان اور پلاؤ کھلایا جاتا رہا۔

(۳) جماعت احمدیہ عام مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل التعداد ہے۔ کہاں کروڑوں مسلمان اور کہاں جماعت احمدیہ کے چند لاکھ افراد

(۴) اس غربت اور تنگدستی کے باوجود جماعت احمدیہ ہر سال لاکھوں روپے تبلیغ اسلام میں خرچ کرتی ہے۔ اور کئی قسم کے چندے دیتی ہے مگر باوجود اس کے گذشتہ اپریل میں ہی جماعت احمدیہ کے ایک چھوٹے سے مجمع میں جس کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ کوئی اپیل نہ کی گئی۔ بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے صرف اتنا فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہوسٹل بنانے کی تجویز ہے۔ اس کے لئے پانچ سال میں دو لاکھ روپیہ جمع کر لینا چاہئے۔ تو یہ کہہ کر حضور ابھی بیٹھے نہ تھے۔ کہ خدام نے ۲ لاکھ کی بجائے ۲۲۲۷۶۴ حضور کے قدموں میں رکھ دیا

اس رنگ میں جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی یہ کوئی پہلی مثال نہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے عہد خلافت میں جس پر یہ بتیسواں سال گزر رہا ہے جماعت سے کبھی کوئی مالی مطالبہ نہیں فرمایا۔ جو تجویز کردہ رقم سے بڑھ کر جماعت نے پیش نہ کیا ہو۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ یہ کہنے کی بہت زیادہ مستحق ہے۔ کہ دولت عزت شہرت اور انسانوں کا جم غفیر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے قدموں پر اور مزید براں کہ لاکھوں انسانوں کو جو دنیا کے ہر ملک میں بستے ہیں غیر معمولی اور بے مثل اخلاص و محبت حضور کی ذات مبارک سے ہے۔

ایک اور لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ کو برتری اور فوقیت حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ اس وقت جبکہ جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی، اور جس پر صرف ۵۶ سال گزرے ہیں۔ اس وقت آپ بالکل تن تنہا تھے۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو اسی وقت بتا دیا تھا۔ اور آپ نے دنیا میں اس کا اعلان بھی فرما دیا تھا کہ خدا تعالےٰ مجھے ایک مخلص اور دین کی خدمت گزار جماعت دیگا۔ اس جماعت کی طرف سے تبلیغ اسلام کے لئے بے شمار اموال آئیں گے۔ اور وہ دنیا کے تمام کونوں تک پھیل جائیگی۔ آج یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور دنیا دیکھ رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے سارے علماء اگر چند ہزار افراد ایک جلسہ میں جمع کر لیتے ہیں۔ اور ایک لاکھ کی اپیل پر صرف

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کی دعائیں قبول ہونے پر سجدۂ شکر

قادیان ۸ رمئی آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں یورپ کی جنگ کے ختم ہونے پر اظہار تشکر اور دعا کی تحریک کرتے ہوئے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے مختصر سی تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس پیشگوئی کا ذکر کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے۔ جب انگریزوں کو ایک خطرناک جنگ کا سامنا ہوگا۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ یہ خطرناک جنگ جو ہونیوالی ہے۔ اس وقت نہ معلوم ہم زندہ ہوں۔ یا نہ ہوں اس لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ تاکہ اس حکومت نے جو مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ اس کا بدلہ ہو۔

اس ضمن میں ازالہ اوہام کا مشہور حوالہ بھی آپ نے پڑھ کر سنایا۔ جس میں اس خطرناک وقت میں انگریزوں کی کامیابی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی اور اس کے لئے تحریک فرمائی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب بنغازی وغیرہ کے محاذوں میں انگریزی فوجوں کی حالت نہایت ہی نازک ہو گئی۔ اور جرمن اسکندریہ کے اتنے قریب پہنچ گئے کہ انہیں اُس کے مینار نظر آنے لگے۔ اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کی تحریک ہوئی اور آپ نے تمام جماعت کو حکم دیا۔ کہ التزام کے ساتھ اس نازک حالت میں دعائیں کی جائیں۔ چنانچہ اس وقت سے آج تک تمام جماعت اپنے واجب الاحترام امام کے حکم کی تعمیل میں پورے التزام کے ساتھ دعائیں کرتی رہی ہے۔ آج آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپ کی دعائیں قبول ہوئیں جب حضور نے یہ تحریک فرمائی۔ تو تمام مخالفین نے ہم پر پھبتیاں اڑائیں ہنسی مذاق کیا۔ اور نہایت ہتک آمیز طعنے دیئے۔ لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ پس آپ کو مبارک ہو کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ دن دکھایا۔ آؤ آج ہم سب مل کر سجدہ شکر بجالائیں۔ اس پر تمام احباب نے سجدہ شکر کیا۔

پروگرام جشن یوم فتح ۱۴ رمئی ۱۹۴۵ء

جو پروگرام یوم فتح کا جشن منانے کے لئے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے اس میں مندرجہ ذیل ترمیم کی گئی ہے۔

۷ بجے صبح سے ۹ بجے صبح تک ——— کھیلیں
۹ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک ——— تقسیم مٹھائی درس گاہوں میں
۱۰ بجے صبح سے ۱۱ بجے دوپہر تک ——— جلسہ
۶ بجے شام سے ۸ بجے شام تک ——— کھیلیں
۸ بجے شام سے ۸½ بجے شام تک ——— تقسیم انعامات
۹½ بجے شام سے ۱۰½ بجے رات تک ——— کھانا غرباء

چراغاں: شہر و محلہ جات میں چراغاں کیا جائیگا۔ یہ انتظام ٹاؤن کمیٹی قادیان کریگی۔ (ناظر امور عامہ)

ایک مکان واقعہ بٹالہ صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر گئی وصیت کی ہے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ رحمت اللہ شاکر۔ (۲) میری والدہ جنت بی بی صاحبہ بعمر ساٹھ سال چند دن بیمار رہ کر بقضاء الٰہی فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ بہت نیک۔ اور متقی تھیں احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں۔ نظام الدین پنڈی چری

(۳) میری پہلی بیوی مورخہ ۲۶ بروز جمعرات ۴۵ء وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون جہاں انہوں نے وفات پائی وہاں کوئی احمدی جنازہ پڑھنے والا نہ تھا۔ دوست ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ فضل احمد واقف زندگی منیجر محمد آباد سندھ۔ (۴) خاکسار کی والدہ صاحبہ وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ محمود حسن بنی اسرائیل محمد نگر لاہور

خدائی فیصلہ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؔ

اے ہوش والو سن لو تحریک قادیانی — ہے فیصلہ خدائی ہے امر آسمانی
یارب تری رضا پر ہے انحصار ان کا — ہو راحت زمینی یا فیض آسمانی
ان تیری رحمتوں پر ان تیری شفقتوں پر — یارب نہ کیوں کہوں میں سبحان من یرانی
وابستہ یاد سے ہے تیری خلوص ہو گر — ہر راحت دوامی ہر عیش جاودانی
پہ سن رکھے زمانہ ہمکو ستا کے آخر — کرنا پڑیگی ان کی آنکھوں کو خونفشانی
گھبرا گیا ہوں یارب جرأت سے اپنے دل کی — یہ کثرت تمنا۔ تھوڑی سی زندگانی

گوہرؔ ہے تو مصور حالات زندگی کا
آساں ہوئی ہے تجھ پر فطرت کی رازدانی

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) سید ارشد علی صاحب لکھنو بیمار ہیں (۲) محمد حفیظ خان صاحب امرتسر امتحان دے رہے ہیں۔ (۳) عبد القادر صاحب ابن بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی کلکتہ میں بیمار ہیں (۴) سید نذیر احمد صاحب جھنگ کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۵) نور محمد صاحب ساکن میرزم ضلع ہوشیارپور حال قادیان بعض مشکلات میں ہیں۔ (۶) بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر نوشہرہ ککے زئیاں بیمار ہیں۔ (۷) روشن الدین صاحب پنڈی چری بعض مشکلات میں ہیں۔

(۸) محمد اسلم صاحب برادر غلام حیدر صاحب پانڈو وال ضلع گجرات محاذ جنگ پر ہیں۔ (۹) مظفر حسین صاحب چک نمبر ۱۳۱ ش کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۰) ہدایت اللہ خان صاحب نئی دہلی امتحان دے رہے ہیں اور بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۱) محمد علی صاحب چک نمبر ۵۶۵ گ۔ ب ضلع لائل پور کا بچہ محمد خلیل احمد بیمار ہے۔ (۱۲) حکیم عبد الغنی صاحب بستی شادی ریاست بہاولپور نئے احمدی ہوئے ہیں۔ ان کا سارا خاندان مخالف ہے۔ (۱۳) رکن الدین صاحب منشی فاضل ساکن تغل بعض محکمانہ مشکلات میں ہیں احباب سب کے لئے دعا کریں (۱۴) میرا ایک لڑکا حمید احمد برما کے محاذ پر ہے۔ جس کا کچھ عرصہ سے خط نہ آنیکی وجہ سے تشویش ہے۔ احباب اس کی خیریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار غلام نبی نائب ایڈیٹر الفضل)

ولادت (۱) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ درازی عمر عطا فرمائے اور احمدیت کا خادم بنائے۔ خاکسار عبد اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بہیر اور (۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا بچہ عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "کلیم احمد" نام رکھا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نیک عمر دراز اور خادم دین بنائے۔ خاکسار عنایت اللہ مدرس عربی (۳) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ رکن الدین منشی فاضل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تغل (۴) اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت نومولود کا نام "مجیب اللہ" تجویز فرمایا۔ احباب درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ خاکسار فیض احمد بھٹی۔ قادیان۔ (۵) میرے عزیز چوہدری حبیب اللہ خان صاحب بی۔ اے کے ہاں ۵ رمئی کو لڑکا پیدا ہوا احباب دعا فرمائیں۔ نومولود کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ سعید اور خادم دین بنائے۔ فیض احمد بھٹی قادیان۔

دعائے مغفرت (۱) مکرم حاجی نصیر الحق خان صاحب نئی دہلی کی ہمشیرہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ ۸ رمئی ۱۹۴۵ء موضع فیض اللہ چک میں اچانک وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ عبادت گذار مخلص احمدی اور مخیر خاتون تھیں۔ شیخ محمد عمر صاحب وکیل شملہ جن کا اختلافی مسائل کے بارہ میں فیصلہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ مرحومہ کے شوہر تھے۔ مرحومہ نے اپنا ۴

دُنیا میں مستقل قیامِ امن کی صورت وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے

دنیا کا یہ دور ایک نہایت ہی نازک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ کیونکہ مذہبی سیاسی سماجی تمدنی اور اقتصادی نظام کی تشکیل اسی دور میں پختہ اور مستقل صورت اختیار کرنے والی ہے۔ پیش آمدہ مشکلات کو حل کرنے کے لئے اور ایک عالمگیر امن کی بنیاد ڈالنے کے لئے مختلف ممالک کے مختلف دماغوں نے پروگرام تیار کئے۔ سنگدلی اور بیرحمی کو حصول مقصد کے لئے زیادہ بہتر خیال کیا۔ سچائی کی جگہ فریب۔ حلیمی کی جگہ جبر محبت کی نسبت نفرت کو زیادہ مناسب خیال کیا۔ جہاں تک عملی کامیابی کا تعلق ہے۔ یہ امر دنیا پر ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ نازی ازم کا ایوان استبداد کس طرح ریزہ ریزہ ہو کر زمین بوس ہو چکا ہے۔

اس کے بعد انگلستان کے مفکر مشہور "برنارڈ شا" کی سوچی ہوئی دنیا کو خوشحال کرنے کی سکیم بھی سن لیجئے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"It is the duty of every citizen to insist upon having money as the beginning of wisdom and the condition of virtue and if society denies it, to beg, borrow, sponge, steal or murder under he gets it. Infact let every adult with less than £ 365 a year be painlessly but inexorably killed"

یعنی "ہر شہری کا فرض ہے۔ کہ کسی نہ کسی طریقہ سے دولتمند بنے۔ کیونکہ روپیہ ہی تمام محاسن اور صداقتوں کا منبع ہے۔ اگر سوسائٹی اس کے رستے میں روک بنے تو اسے چاہیئے کہ بھیک مانگے قرض لے چوری کرے یا قتل کرے روپیہ پیدا کرے اور ہر بالغ انسان کو جس کی آمدنی ۵۴۷۵ روپیہ سالانہ سے کم ہو۔ ایک عضو معطل کی طرح نہائت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے"۔

یہ ہیں وہ روشن آراء اور عالمگیر خوشحالی کے قیام کی تجاویز۔ پھر اکثر ترقی پسند عنصر دُنیا کے مستقبل کو اشتراکیت کے ہیولیٰ کی صورت میں دیکھ رہا ہے۔ جس میں زن۔ زر اور زمین کو ایک مشترکہ جائداد گردانا جاتا ہے۔ اور لامذہبیت کو اشتراکیت کا جزو لاینفک۔ بظاہر اس نظام کے کچھ اصول لوگوں کے دلوں کو ایک سطحی سکون بخشتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں کیونکہ ڈوبنے والے کو ہر تنکا سہارا دیتا ہوا نظر آتا ہے اور ہندوستانی جو صدیوں سے طبقاتی تقسیم کی انتہائی پستیوں میں پڑے ہوئے ہیں ہر جائز و ناجائز تسلی کو اپنا سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ حسب حال ہو یا نہ ہو۔ مانا کہ کمیونزم میں پسماندہ طبقہ یعنی محنت کش لوگوں کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان کے طبعی رجحانات پر بھی پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔ اور ذہنی آزادی تو بالکل ہی سلب کر لی گئی ہے۔ یہ بھی کوئی زندگی ہے۔ کہ انسان نہ اپنی مرضی سے کھا سکے نہ اپنے حسب منشاء کہیں آجا سکے۔ اور جہاں مشینی آلات انسانی مروت کے احساس کو کچل کر رکھ دیں۔ قومی آزادی بے شک ایک بہت بڑی چیز ہے۔ لیکن شخصی آزادی بھی کچھ کمتر درجہ نہیں رکھتی۔ پھر سب سے تباہ کن اور خطرناک چیز اس تحریک کی لامذہبیت اور الحاد ہے۔ جسے کم از کم ایشیا (جو کہ بڑے بڑے جلیل القدر پیغمبروں کی جائے پیدائش اور دنیا کے تمام مذاہب کا منبع ہے) جیسا مذہب پرور خطہ کبھی قبول نہیں کرسکتا۔

ان تمام تحریکات میں سے کوئی بھی ایسی نہیں۔ جو حیات انسانی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو۔ ان کے علمبردار ابھی تک یہ فیصلہ بھی نہیں کرسکے۔ کہ ان کے اپنے لائحہ عمل خامیوں سے کلی طور پر پاک بھی ہیں یا نہیں۔

آج پورا یورپ اور امریکہ معہ اپنے روشن دماغ مفکروں کے پُر مغز سیاستدانوں کے اور متبحر و جید فلاسفروں کے ایک ایسے سوپرمین Superman کی کھوج میں لگا ہوا ہے۔ جو انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا عملی نمونہ ثابت ہو۔ نادان اپنے محدود علم اور ناقص عقل انسانی کی مدد سے اس "سوپرمین" کے معیار کا تعین کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ وہ Superman تو آج سے تیرہ سو سال پہلے دُنیا کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ جس کا کردار حقیقی طور پر اشرف المخلوقات کا کردار بلکہ اس سے بھی بلند و بالا ہے۔ جس نے انسانیت کو ارتقاء کی انتہائی بلندیوں تک پہنچا دیا اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ "نہ کوئی بندہ رہا اور نہ رہا بندہ نواز"

میں کہتا ہوں یہ سر پھرے فلاسفر پھر اسی لائحہ عمل کو بروئے کار کیوں نہیں لاتے جو ایک دفعہ دنیا میں انقلاب عظیم برپا کر چکا ہے۔ اور فسطائیت، نازیت۔ اشتراکیت کی بجائے اسلامی شریعت کے طرز حکومت۔ طرز تمدن اور طرز معاشرت کو کیوں نہیں آزماتے۔ جو ایک دفعہ آزمایا جا چکا ہے۔ اور جس کی ہمہ گیر صلاحیتوں کے نہ صرف اپنے بلکہ بیگانے بھی معترف ہیں۔

اے جی۔ ویلز کا بیان ہے۔ کہ قرآن نے مسلمانوں کے درمیان مساوات کا رشتہ قائم کرکے رنگ نسل اور زبان سے پیدا ہونے والے تفرقہ کو مٹا دیا ہے۔ پادری وال ریمس ڈی۔ ڈی فرماتے ہیں۔ کہ "قرآن کا پھیلایا ہوا مذہب۔ امن اور سلامتی کا علمبردار ہے"۔ موسیو کارسٹن کار اعلان کر چکے ہیں۔ کہ "اگر زمین سے قرآنی دستور العمل اٹھ جائے۔ تو دنیا کا امن و امان غارت ہو جائے"۔ بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو ترانا گا تھر میں فرماتی ہیں۔ قرآن شریف مسلمانوں کو غیر مسلمانوں سے رواداری اور خلوص کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن شریف میں حیات انسانی کے متعلق جو لائحہ عمل پیش کیا گیا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر تمام دنیا خوشحال بن سکتی ہے۔

چونکہ مرور زمانہ سے اسلام کی نہائت مکمل اور جامع تعلیم دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہوتی جا رہی تھی۔ اس لئے خدا تعالے نے اسے تازہ کرنے اور اس پر سے گرد و غبار ہٹانے کے لئے اپنے ایک عظیم الشان مامور اور مرسل کو جس کے آنے کی تمام مذاہب میں پیشگوئیاں موجود تھیں بھیجا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے ایک طرف تو اسلام کو اس کی اصلی اور حقیقی شکل میں دنیا کے سامنے رکھا۔ اور دوسری طرف اسلام کی حقانیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت میں بڑے بڑے نشانات دکھائے۔ اور آپ کے خلیفہ حضرت امیر المومنین مرزا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ موجود ہیں۔ جو یہ فرض ادا فرما رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید سے تازہ بتازہ نشان اسلام اور احمدیت کی صداقت کے پیش فرما رہے ہیں۔ اور دُنیا میں حقیقی امن اور چین پیدا کرنے کے لئے اسلام کے تجویز کردہ لائحہ عمل کی طرف ہر خاص و عام کو توجہ دلا رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہی سکیم کامیاب ہوگی جلد ہو یا بدیر۔ باقی تمام سکیمیں ناکام رہیں گی۔

خاکسار ملک منظور احمد۔ آر۔ آئی۔ این بمبئی

توپوں اور ٹینکوں وغیرہ کی جنگ ختم ہوگئی ہے۔ براہین و دلائل کی جنگ کے لئے بھرتی درکار ہے دیہاتی احمدی نوجوان جنکی تعلیم مڈل تک ہے دین کی تعلیم حاصل کرکے مبلغ سلسلہ بننے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

"وہ نبی"

۹ مئی ۱۹۴۵ء کے صفحہ ۴ پر مکرمی عبدالخالق صاحب کا ایک مضمون زیر عنوان "حضرت مسیح ناصری کی بعثت" شائع ہوا ہے۔ اس کے اخیر میں یوحنا ۱۰/ ۲۴ و ۲۵ و ۴۲ کا حوالہ دے کر انہوں نے لکھا ہے کہ "بھیڑ" میں سے بعض نے یہ باتیں سنکر کہا بیشک یہی وہ نبی ہے "وہ نبی" بھی آنیوالے موعود مسیح کا ایک خطاب یا لقب تھا؟ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اول تو واقعات مندرجہ یوحنا باب ۱۰ آیات ۲۴ و ۲۵ و ۴۲ اور ہیں بھیڑ میں سے بعض کا باتیں سنکر کہنا کہ بیشک یہی "وہ نبی" ہے۔ اور واقعہ ہے ملاحظہ ہو یوحنا باب ۷ آیات ۴۰ تا ۴۳۔ موخر الذکر آیات کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ اس موقعہ پر بھیڑ میں سے لوگوں کے مختلف اقوال تھے جن میں سے "وہ نبی" کا بھی ایک قول تھا۔ اسی طرح اور مواقع پر اسی قسم کے اقوال حضرت مسیح ناصری کی حیثیت کے متعلق انجیل میں درج ہیں کہیں کہا گیا ہے یوحنا مقتول زندہ ہو گیا کہیں ایلیا آ گیا کہیں گذشتہ نبیوں میں سے ایک نبی ہے وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہو متی ۱۶/ ۱۳ و ۱۴ مرقس ۶/ ۱۴ و ۱۵ مگر مختلف لوگوں کے حضرت مسیح ناصری کی حیثیت کے متعلق مختلف اقوال یہ ثابت نہیں کرتے کہ وہ "وہ نبی" تھے یا ان کا ایک لقب یا خطاب یہ بھی تھا۔ اور نہ ہی خود حضرت مسیح یا حضرت یحییٰ (یوحنا) نے اپنے اوپر یا دوسرے پر اس لقب کو چسپاں کیا۔ انجیل سے صریحاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یحییٰ اور حضرت مسیح علیہما السلام کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل تین مختلف شخصیتوں کی آمد کے لوگ سخت منتظر تھے۔ ایلیا۔ یسوع۔ اور "وہ نبی"۔ انہی آیات سے جن کا مکرمی عبدالخالق صاحب نے حوالہ دیا ہے یہ امر ظاہر ہے۔ یروشلم کے یہود اپنے کاہن اور لاوی حضرت یحییٰ سے ان کی حیثیت و مرتبت پوچھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ جس سے ان کی شدت انتظار ظاہر ہوتی ہے۔ یوحنا سے انہوں نے پوچھا "تو کون ہے" اور اس نے اقرار اور انکار نہ کیا بلکہ تسلیم کیا میں یسوع نہیں ہوں۔ اور انہوں نے پوچھا تو پھر کون ہے۔ کیا تو ایلیا ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو "وہ نبی" ہے اس نے جواب دیا نہیں۔ تو انہوں نے اس سے کہا تو تو ہے کون۔ تاکہ ہم جاکر انہیں جواب دیں جنہوں نے ہمیں بھیجا ہے۔ تو اپنے متعلق کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا جیسا کہ یسعیاہ نبی نے کہا۔ میں بیابان میں چلانے والے کی آواز ہوں۔ خداوند کا راستہ سیدھا کرو اور جو بھیجے گئے تھے وہ فریسی تھے انہوں نے اس سے پوچھا اور کہا تو پھر تو بپتسمہ کیوں دیتا ہے اگر تو وہ یسوع نہیں نہ ایلیا ہے اور نہ ہی "وہ نبی"۔ یوحنا ۱/ ۲۵

نیز یوحنا ۱/ ۲۹ و ۳۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوحنا نے حضرت مسیح ناصری کو "وہ نبی" نہیں کہا۔ ادھر حضرت مسیح ناصری نے اپنے آپ کو یسوع یا موعود مسیح قرار دیا اور "وہ نبی" کہیں نہیں کہا اور حضرت یوحنا کو آنیوالا ایلیا قرار دیا متی ۱۱/ ۱۴ و ۵ ان آیات انجیل کے پیش نظر یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ "وہ نبی" کے لقب کا اطلاق حضرت یوحنا یا حضرت مسیح پر نہیں ہو سکتا بلکہ یہ کوئی تیسری شخصیت ہے۔ اور اس کی علو مرتبت شان اور عظمت کے لئے "وہ" استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بعض مقامات پر "تلک" اظہار عظمت و شان کے لئے لایا گیا ہے۔

جہاں تک میرا علم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفاء، صحابہ اور علماء سلسلہ نے "وہ نبی" کا اطلاق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی کیا ہے۔

فضل کریم بی۔ اے ایل۔ ایل بی

"الفضل" فی الواقعہ شیخ عبدالخالق صاحب کے مضمون میں وہ فقرہ غلط لکھا گیا جس کی مکرم شیخ فضل کریم صاحب نے تردید کی ہے۔ اور جو شکریہ کے ساتھ درج کی گئی ہے۔

تردید تثلیث از روئے انجیل

عیسائیوں کا مسلّمہ عقیدہ ہے۔ کہ خدا ایک نہیں۔ بلکہ تین ہیں۔ باپ۔ بیٹا اور روح القدس یا روح اللہ جو کہ مسیح کو کہا گیا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت مسیح کے متعلق روح اللہ اور روح منہ کا لفظ آیا ہے۔ مگر دوسری طرف قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے۔ ولا تقولوا ثلٰثۃ انتھوا خیرًا لکم الخ۔ پھر فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ الخ۔ فرمایا۔ تین خدا مت کہو رک جاؤ ایسے کہنے سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ضرور ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ خدا تو تین میں سے تیسرا ہے۔ یہ عقیدہ بھی عیسائیت کے دوسرے عقائد کی طرح بدیہی البطلان ہے۔ نہ تین ایک ہو سکتے ہیں نہ ایک تین ہو سکتا ہے۔ یہ آپس میں ضدین ہیں۔ اگر تینوں کامل ہیں تو ایک ہی کافی ہے۔ تین کی ضرورت نہیں اور اگر ناقص ہیں تو تین کا مجموعہ بھی ناقص ہوگا۔ بائیبل کی تعلیم بھی اس عقیدہ کے سراسر خلاف ہے لکھا ہے (۱) مرقس ۱۲/ ۲۹ "خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے"۔ (۲) متی ۲۲/ ۳۷-۳۸ "خداوند ایک خدا سے محبت رکھو"۔ (۳) یسعیاہ ۴۵/ ۵ و ۴۶/ ۹ "میں ہی خداوند ہوں۔ اور میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور نہ ہی میرے مشابہ ہے"۔ (۴) استثنا ۴/ ۳۵ "خداوند ہی خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی ہے ہی نہیں"۔ (۵) استثنا ۶/ ۴ "خداوند وہی خدا ہے۔ خدا ایک ہے"۔

(۶) متی ۱/ ۱ و ۱۱/ ۱۹ و ۴/ ۱۶ انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا۔ یہودی مسیح کے آنے اور پیدا ہونے سے پہلے اس کے انتظار میں بہت کچھ لکھ چکے تھے اور بائیبل کی پیشگوئیوں کو پڑھتے اور بیان کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے کسی کتاب میں ابن خدا اور تثلیث کا ذکر نہیں کیا۔ پھر (۱) انجیل میں ۱۳۲۶ آیات میں خدا کا ذکر اس طرح آیا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس سے کثرت فی الوحدت ثابت ہو۔

(۲) جن آیات میں باپ کو ایک اور اکیلا کہلا گیا ہے وہ ۱۷ ہیں۔ (۳) جن آیات میں باپ کو خدا کا لقب مطلقاً باعتبار بزرگی و جلال دیا گیا ہے۔ ان کی کل تعداد ۳۲ ہے۔ (۴) جن آیات میں خدا کو باپ کہا گیا اور ساتھ ہی اس کے مخصوص خطاب اور القاب و صفات کا تذکرہ آیا ہے۔ ان کی کل تعداد ۱۰۵ ہے۔

(۵) جن آیات میں یہ آیا ہے کہ کل دعا اور حمد خدا باپ ہی کی خدمت میں کرنا لازم ہے۔ اور عزت اور جلال مطلقاً اسی کو سزاوار ہے وہ ۹۰ ہیں

(۶) حضرت مسیح علیہ السلام کو ۱۲۰ جگہ بیٹا کہا گیا ہے

(۷) 〃 〃 ۵۶ جگہ بھیجا ہوا یعنی رسول کہا گیا ہے

(۸) 〃 〃 ۸۶ جگہ ابن آدم کہا گیا ہے

(۹) 〃 〃 ۷۲ جگہ آدمی کہا گیا ہے

اس تفصیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ نہ اس رنگ میں باپ تھے نہ بیٹا جس رنگ میں عیسائی پیش کرتے ہیں۔ بلکہ رسولًا الیٰ بنی اسرائیل۔ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے رسول تھے۔ متی ۱۵/ ۲۴ اور تثلیث کا عقیدہ جس سے قرآن پاک اور خدا روکتا ہے سراسر عقل اور نقل کے خلاف ہے۔

قل ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احدًا۔ سبحان اللہ توحید خالص کا سبق دینے والی کیسی چھوٹی سی پیاری سورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

ان الصّلیب سیکسر ویدقق
جآء الجیادُ وزھق وقت اٰبائھم
یاربِّ ارنی یوم کسرِ صلیبھم
یاربّ سلّطنی علی جدرانھم

(نور الحق ص ۹۷)

اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ تھوما نام ایک مسیح کا حواری تھا جب حواریوں نے اس کے پاس جاکر ذکر کیا کہ مسیح جی اٹھا ہے۔ (یوحنا ۲۰ب-۲۱) تو تھوما نے انکار کیا اور کہا۔ کہ جب میں اس کے ہاتھ پاؤں اور دیگر زخموں کو خود نہ دیکھ لوں۔ میں نہ مانونگا۔ اس پر اس کو مسیح نے کہا۔ کہ اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور میرے زخموں کو دیکھ اور ایمان لا اور بے ایمان مت رہ اس موقع پر تھوما حواری نے حیرت اور استعجاب کی حالت میں مسیح کو خطاب کیا۔ چنانچہ یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے کہ تھوما نے جواب میں کہا "اے میرے خداوند اے میرے خدا" (۲۰/ ۲۸) اس کو پیش کر کے مسیحی کہتے ہیں کہ تھوما نے الوہیت کا اقرار کیا۔ حالانکہ یہ ایک محاورہ ہے۔ جو خوشی اور عہد باندھتے وقت استعمال کیا جاتا تھا۔ اور یہود میں مروج تھا۔ یہی محاورہ یونتن نے داؤد کے ساتھ عہد باندھتے وقت کہا۔ دیکھو (اسموئیل ۲۰/ ۱۱) اب عیسائیوں نے اس حوالہ کو تحریف کر کے حاشیہ کو متن بنا دیا ہے۔ اور ۱۹۴۳ء کے نئے ایڈیشن میں اس جگہ کو بالکل محرف کر کے قرآن کی صداقت پر مہر کر دی ہے۔ تھوما الوہیت اور مسیح کے جی اٹھنے کا انکاری تھا۔ اس لئے مسیح نے اپنا بدن پیش کیا۔ کیا تھوما کو معلوم نہ تھا کہ "خدا روح ہے" یوحنا ۴/ ۲۴) مسیح بدن پیش کرنے سے حادث ثابت ہوا۔ پس تحریف کے باوجود اس جگہ سے الوہیت* ثابت نہیں ہوتی۔ اور تحریف کی سزا استثنا ۲۸/ ۱۵ مکاشفہ ۲۲/ ۱۸ میں یہ لکھی ہے "اگر تحریف کرو گے تو گندھک اور آگ میں ڈالو گے"۔ محمد ابراہیم واقف زندگی۔ قادیان

سیرالیون کی بعض احمدی جماعتوں پر مقامی چیفس کے شدید مظالم

احباب جماعت سے دعا کی درخواست

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جہاں باوجود انتہائی بے سروسامانی کے خدا تعالیٰ سیرالیون (افریقہ) میں احمدیت کو نہایت شاندار اور غیر معمولی کامیابی عطا کر رہا ہے۔ وہاں اس علاقہ میں غیر معمولی مشکلات اور تکالیف کا بھی احمدیوں کو سامنا ہو رہا ہے۔ اور وہ سخت آزمائشوں کے ذریعہ آزمائے جا رہے ہیں۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج مبلغ نے ان حالات میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب جماعت سے درخواست دعا کے طور پر جو خط بھیجا ہے۔ اس میں بعض حالات کا نہایت مختصر مگر نہایت دردناک پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔ احباب اپنے دور دراز کے ان بھائیوں کی تکالیف اور مشکلات کا اندازہ کر کے ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو ثابت قدم رکھے۔ اور دین و دنیا کے اعلیٰ مراتب عطا کرے۔ نیز ان کے لئے بھی دعا کریں جو خدا کے احمدی بندوں کو محض اس لئے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو ہدایت دے۔ اور بجائے احمدیوں پر ظلم کرنے کے وہ خود اس نعمت کی قدر و قیمت سمجھیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تا کہ دین و دنیا میں اعلیٰ مراتب حاصل کر سکیں۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں:-

سیرالیون کی بعض احمدی جماعتوں کو ان علاقوں کے پیراماؤنٹ چیف بہت تنگ کر رہے ہیں۔ اور ہر ممکن کوشش سے اپنے علاقہ کے جملہ احمدیوں کو احمدیت چھوڑنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ ایک علاقہ کے احمدیوں کو طرح طرح کے جھوٹے الزامات اور جھوٹی گواہیوں کے ذریعہ نہ صرف ضلع کے حکام کے سامنے بدنام کیا جا رہا ہے۔ بلکہ قید بھی کیا جا رہا ہے۔ میرے وہاں مقرر کردہ امام القاسم سنوسی پر یہ جھوٹا الزام لگا کر کہ اس نے چیف اور اس کے علاقہ کے ایک بت کی جس کی وہ پوجا کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اس سے ڈرتے بھی ہیں احمدیہ مسجد میں وعظ کے دوران میں ہتک کی ہے۔ ان کو دو ہفتہ تک ننگا کر کے اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر قید میں رکھا گیا۔ جب میں نے ڈی۔سی صاحب کے ہاں شکایت کی۔ تو جھوٹ اور دیگر بہانوں سے ادنیٰ ملازموں کو رشوت دے کر مقدمے کی نوعیت بدل دی۔ اور ڈی۔سی کو وہاں کی جماعت اور ان کے امام سے بدظن کر دیا۔ تا کہ ڈی۔سی انہیں زیادہ سختی کرنے کا اختیار دے۔ میں نے ڈی۔سی کے ہاں اپیل کی ہے۔ اور تمام حالات سے انہیں دوبارہ آگاہ کیا ہے۔ لیکن چیف بھی اپنے طور پر کوشش کر رہا ہے۔ کہ احمدیت کو اپنی چیفڈم سے نکال دے۔ اور اس نے ڈی۔سی کو درخواست دی ہے۔ کہ وہ ہرگز احمدیت اپنے علاقہ میں نہیں چاہتا۔ اور کہ اس کے آدمی یا تو احمدیت سے انکار کر دیں۔ یا وہ ان کو وہاں سے نکال دیگا۔ اور احمدیوں کا مشن ہاؤس اپنے قبضہ میں کرے گا۔ ڈی سی نے میں نے سنا ہے یہ جواب دیا ہے۔ کہ وہ باقاعدہ ایک درخواست بنا کر اور تمام وجوہ اس امر کی لکھ بھیجے۔ پھر وہ اپنی رائے لکھنے کے بعد ڈویژنل کمشنر کی منظوری کے لئے بھیج دیگا۔

چیف اور اس کے لوگوں نے اپنے بت جس کو وہ "شیطان" کہتے ہیں۔ کے سامنے شراب پی کر وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ احمدیت کو وہاں سے نکال دیگا۔ اور یہ قانون بنا دیا ہے کہ آئندہ اس کی چیفڈم کا جو شخص بھی یہ کہے گا۔ کہ لوکل شراب حرام ہے۔ یا کہ میں اب شراب نہیں پیونگا۔ اسے پانچ شلنگ جرمانہ کیا جائے گا۔ ان معاملات کو میں ایک دفعہ ڈویژنل کمشنر صاحب کے سامنے بھی تفصیل سے پیش کر چکا ہوں۔ مگر انہوں نے کوئی خاص توجہ نہیں کی۔ اب دوبارہ پیش کر رہا ہوں۔

اسی طرح ایک اور چیفڈم میں وہاں کا چیف وہاں کے نئے احمدیوں کو نہایت سخت اذیت پہنچا رہا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس علاقہ کے ڈی۔سی صاحب نے احمدیوں اور چیف کے درمیان ایک مقدمے کا فیصلہ احمدیوں کے حق میں دیا۔ اور آئندہ چیف کو ہدایت کی۔ کہ ان کے مذہب میں مداخلت نہ کرے۔ پھر بھی اس نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اب دوسرے حیلوں سے تنگ کر رہا ہے۔ اگر احمدی ایک دفعہ گاؤں میں اپنے طریق پر باجماعت نماز پڑھیں تو چھ شلنگ جرمانہ کرنے کے علاوہ سزا بھی دیتا ہے۔ اور چیف کے خلاف کوئی گواہی دینا نہ پسند کرتا۔ اور نہ جرأت کرتا ہے۔ اس لئے جب بھی ان تکالیف کی رپورٹ احمدی میرے ذریعے یا بذات خود وہاں کے ڈی۔سی سے کرتے ہیں۔ تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے۔ کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اور کہ وہ ان سے بہت اچھا سلوک کرتا ہے۔ اور چونکہ ڈی۔سی کو چیفوں کی عزت قائم رکھنے کا ہمیشہ خیال رہتا ہے۔ اس لئے چیف کی بات کا بغیر تحقیق کے اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ اب یہ چیف ایسی تکلیفیں دے رہا ہے۔ چونکہ وہاں کے احمدی نئے تھے۔ ان میں سے سات آٹھ نے بظاہر تکالیف اور مشکلات سے ڈر کر احمدیت سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن بعض اب تک صبر و تحمل سے برداشت کر رہے ہیں۔ اس بارے میں میں تین بار خود اس علاقہ میں جا چکا ہوں۔ حالانکہ میرے ہیڈ کوارٹر سے بہت دور ہے۔ اور ڈویژنل کمشنر صاحب کو بہ تفصیل توجہ دلا چکا ہوں۔ مگر اب تک ہمارے یہ بھائی تکالیف میں چلے آتے ہیں۔ میں نے ڈویژنل کمشنر صاحب کو کہا تھا۔ کہ احمدیوں کو مذہبی آزادی دلوانے کے علاوہ انہیں اپنی مسجد بنانے کے لئے بھی چھوٹی سی جگہ دلوائی جائے۔ کیونکہ ان کی تعداد پہلے بیس کے قریب تھی۔ اور وہ کسی کمرے میں اکٹھے نماز نہ پڑھ سکتے تھے۔ انہوں نے چیف کو لکھ دیا۔ کہ احمدیوں کو گاؤں سے ایک میل دور مشن یا مسجد بنانے کے لئے جگہ دی جائے۔ تا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں جھگڑا نہ ہو سکے۔ چیف نے ایسا ہی کیا۔ لیکن چونکہ جگہ دور اور جنگل میں تھی۔ اور مسجد کے لئے نامناسب۔ اس لئے ہمارے آدمی بیچارے بے بس ہو کر رہ گئے۔ چیف کی طرف سے تکالیف اسی طرح جاری ہیں۔ اب یہ معاملہ بھی ایک دفعہ پھر ڈویژنل کمشنر صاحب کے ہاں اپیل کے رنگ میں پیش کر رہا ہوں۔ اور انہوں نے اگر کوئی مناسب کارروائی نہ کی۔ تو آگے اپیل کرونگا۔ ہمیں آجکل یہاں جملہ عمارتیں جو شروع کر رکھی ہیں۔ کی وجہ سے سخت مالی مشکلات ہیں۔ اور مشن تقریباً ۱۲۰ پونڈ کا مقروض ہے۔ اس کے علاوہ سکولوں کے بارے میں مخلص کارکن۔ مخلص ٹیچروں اور مخلص لوکل مبلغوں کی کمی ہمارے کام میں آج کل سخت رخنہ انداز ہے۔ ان حالات کے مدنظر میں یہ نوٹ محض اور محض دعا کے لئے شائع کرا رہا ہوں۔ حضور پر نور سیدنا حضرت مصلح موعود امیرالمومنین ایدہ اللہ اور جماعت کے باقی بزرگان اور برادران سے نہایت عاجزی سے اور محزون مگر لجاجت اور درد بھرے دل سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ ان مشکلات میں اللہ تعالےٰ کے بعد ہم اپنے آقا حضرت امیرالمومنین اور احباب جماعت سے رحم اور مدد کے اس رنگ میں طالب ہیں۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہماری ان مشکلات کو دور کرے۔ جملہ احمدی بھائیوں کے مصائب دور کرے۔ اور احمدیت کے ایسے دشمن چیفوں کو یا ہدایت دے۔ یا کیفر کردار تک پہنچائے۔ اور ہمارے احمدی بھائیوں کو استقامت ایمان بخشے۔ امید ہے۔ کہ حضور اقدس اور جملہ بزرگان اور احباب جماعت میری اس عاجزانہ درخواست کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے لڑکا عطا کیا تھا۔ لیکن افسوس کہ بقضاء الٰہی فوت ہو گیا۔ حضور اور احباب کرام اپنے اس عاجز اور حقیر خادم کے لئے یہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشتا ہوا مجھے اپنی خاص رحمت سے نعم البدل عطا کرے۔ تا حضور کے بھیجے ہوئے مجاہدوں کی اولادیں بھی افریقہ کے تاریک خطے کو احمدیت کے نور سے منور کریں۔ خاکسار محمد صدیق امرتسری۔ مبلغ سیرالیون

میں تمباکو کیوں نہیں پیتا؟

مشہور ڈاکٹر بریگیڈیئر جیمیسن صاحب ایم۔ایس۔پی۔ایچ۔ڈی۔ایم۔ڈی

(۱) کیونکہ میں نے سائنس کی لیباٹری میں تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ کہ تمباکو دل۔ نسوں۔ آنکھوں اور اعصاب اور جسم کے دیگر اعضاء کے لئے مضر ہے (۲) کیونکہ کیمیائی مطالعہ سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ کوئین جو تمباکو میں ایک نمایاں جزو ہے۔ کوکین اور مارفیا زہر کا ساتھی ہے۔ اور اس کا استعمال مضر صحت ہے۔ (۳) کیونکہ تمباکو سے میری جسمانی طاقت اور ذہنی لیاقت کم ہو جاتی ہے۔ اور مالی نقصان اتنا کہ بیس سال میں تمباکو نوش ۹ ہزار سے ۱۵ ہزار تک خاک سیاہ کر دیتا ہے۔ اتنی بڑی رقم کو میں کسی اور طرح خرچ کر کے خوشی حاصل کر سکتا ہوں۔ جس میں میری صحت خطرہ میں نہ پڑے۔ اور عمر کم نہ ہو۔ (۴) کیونکہ میں روز بروز مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے ان میں تمباکو کے برے اثر کو دیکھتا ہوں۔ ان کے گھر غلیظ ہوتے ہیں وغیرہ (انڈین ٹمپرنس نیوز)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ

مرکز سے ہر چہار شعبہ جات یعنی تعلیم و تربیت تبلیغ۔ مال و عمومی کی رپورٹوں کے مطبوعہ فارم قریباً ہر مجلس انصار اللہ کو بھجوائے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک اکثر زعماء صاحبان نے ہر ایک شعبہ کی رپورٹ ماہواری مہتمم صاحبان سے لیکر باقاعدہ بھجوانی شروع نہیں کی۔ یا بعض زعماء صاحبان ایک یا دو شعبوں کی رپورٹ بھجوا دیتے ہیں۔ مرکز میں مکمل رپورٹ ماہ بماہ آنی ضروری ہے تا علم ہو کہ مطابق قواعد و ضوابط انصار اللہ ہر ایک شعبہ کا کام باقاعدہ ہو رہا ہے یا نہیں۔ زعماء صاحبان انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ماہواری رپورٹیں بالالتزام مطبوعہ فارموں کے مطابق بیرونی جماعتیں ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

اگر کسی مجلس انصار اللہ کے پاس قواعد و ضوابط انصار اللہ کی مطبوعہ کاپی یا فارم رپورٹ ماہواری نہ ہوں وہ فوراً دفتر مجلس انصار اللہ سے منگوا لیں

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

ڈی مونٹ مورینسی ڈنٹل کالج لاہور میں داخلہ

اس کالج میں داخلہ۔ ایف ایس سی کے امتحان کے نتیجہ کے بعد شروع ہوگا۔ تعلیمی اوصاف۔ ایف ایس سی۔ میڈیکل گروپ پاس ہو عرصہ تعلیم چار سال ہے۔ سالانہ فیس قریباً -/-/۳۰۰ روپے ہے۔ مسلمانوں کے لئے اچھا موقعہ ہے۔

مزید معلومات پرنسپل صاحب سے بذریعہ خط و کتابت حاصل کی جا سکتی ہیں

ہمایوں اختر احمدی سٹوڈنٹ سکینڈ ایر

این۔ ڈبلیو۔ آر
سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں ۳۱ ر مئی ۱۹۴۵ء تک انسپکٹر آف سٹیشن اکاؤنٹس کی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل تین آسامیاں ہیں جن میں سے دو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں

تنخواہ:۔ دوران ٹریننگ میں مبلغ سو روپیہ اور مقررہ اور محکمانہ امتحان پاس کرنے اور مفوضہ فرائض سونپے جانے کے بعد بالمقطع ایک سو تیس روپے ماہوار ہوگی۔

تنخواہ کے علاوہ گرانی اور دیگر تمام الاؤنس بھی ملیں گے۔ جو قواعد کے مطابق مل سکتے ہیں۔ نیز رعائتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا بھی حق ہوگا۔

قابلیت:۔ اُمیدوار بی۔ اے آنرز ایم۔ اے یا ایم ایس سی ہونا چاہیئے۔

عمر ۱۷ اور تیس سال کے درمیان اور سابق فوجی ملازمین کے لئے چالیس سال تک۔

تفاصیل اپنے پتہ کا لفافہ بھیجکر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو سکرٹری سے معلوم کریں۔

نمبر خریداری کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینیجر)

اخبار "الفضل" کی ترقی

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ

خریدار اصحاب قیمت باقاعدہ ادا کریں

اور اگر ان کے نام وی۔ پی جائے تو اسے ضرور وصول فرمالیں ۔۔۔ پچھلے دنوں جن پتوں پر سرخ نشان تھا انھیں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کرلینے چاہئیں ورنہ وہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہوجائیں گے

۔۔۔۔ اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا وہ اسکے علاوہ ہوگا

(مینیجر الفضل)

گجراتی تبلیغی ٹریکٹ

خاکسار نے گجراتی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جو گجراتی داں ہندو۔ پارسی۔ خوجہ میمن۔ بوہرے وغیرہ اقوام کے لئے انشاء اللہ مفید ہوگا۔ جو دوست اپنے علاقے کے گجراتی داں لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ وہ خاکسار سے مفت منگوا لیں

خاکسار۔ **عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

نیلامی ثمر آم احمدیہ فروٹ فارم قادیان ۱۹۴۵ء

انشاء اللہ العزیز اس سال احمدیہ فروٹ فارم قادیان کے ثمر آم کی نیلامی مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۴۵ء بروز اتوار بوقت ۴ بجے شام بمقام احمدیہ فروٹ فارم ہوگی۔ خواہشمند اصحاب موقع پر پہنچکر بولی یا ٹنڈر میں جو بھی صورت ہوگی شریک ہوکر فائدہ اٹھائیں۔ **خریدار صاحبان** اپنے اندازہ کے مطابق جملہ مبلغات ہمراہ لاویں۔ کیونکہ سودا ہو جانے پر ساری کی ساری قیمت فوراً نقد ادا کرنی ہوگی۔ اور بولی میں شمولیت کے وقت مبلغ یکصد روپیہ پیشگی داخل کرانا ضروری ہوگا۔ جو بصورت فیصلہ جس کے نام سودا ختم ہو۔ اس کے علاوہ باقی سب کو واپس کر دیا جائے گا۔ **تفصیلی شرائط** موقع پر سنا دی جائیں گی۔ جن کی پابندی سب کے لئے ضروری ہوگی۔

خاکسار

محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران قادیان

انڈیا کی جے
آجاؤ جوانو... بدمعاش بھاگ رہے ہیں۔ اب ہمارا موقعہ ہے۔ مارو! کچل دو!

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ مئی۔ یورپ کی لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اور اتحادی لیڈر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ جلد جاپان کو بھی گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کر دیا جائیگا۔ کل چار سو سے زیادہ بمبار ہوائی جہازوں نے جاپان پر بم گرائے۔ بحرالکاہل کی امریکن فوجوں کے کمانڈروں نے اور دوسرے جنگی لیڈروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی میں ہوائی جہازوں کے حملوں سے جس قدر بم گرائے گئے تھے۔ ان سے بہت زیادہ بم جاپان پر گرائے جائینگے۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال کے پہلے چار مہینوں میں جاپان کے ۱۹ لاکھ ٹن وزنی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ یا ان کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ آسٹریلین دستے تاراکان کے جزیرے میں تیل کے چشموں کے علاقہ میں گھس گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ بھاری امریکن بمباروں نے جاپان پر پھر حملہ کیا۔ اور ٹانک شو اور کیوشو کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔

کانڈی ۱۱ مئی۔ اتحادی فوجیں برما میں کامیابی سے جاپانی فوجوں کو باہر نکال رہی ہیں۔ مسٹر چرچل نے رنگون فتح ہونے پر لارڈ مونٹ بیٹن کو مبارکباد دی ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ پانچ جرمن یو بوٹیں ہتھیار ڈال چکی ہیں۔ اور چھ پر صلح کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھا گیا۔

ماسکو ۱۱ مئی۔ ہزاروں جرمن امریکن فوجوں کے پاس چیکوسلاکیہ ہتھیار ڈالنے کے لئے آ رہے ہیں۔ مگر وہ ان کو روسیوں کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ ان کے سامنے جو ہتھیار نہیں ڈالتے۔ ان پر روسی حملہ کر دیتے ہیں۔

ماسکو ۱۱ مئی۔ مصر کے فارن منسٹر احمد حسین پاشا نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہمیں بھی اتحادیوں کی فتح پر دنیا کی دیگر اقوام کے ساتھ خوشی ہے۔ یورپ میں اتحادیوں کی فتح کے ساتھ دنیا کی بہت سی مصیبتیں ختم ہو گئی ہیں۔

اوسلو ۱۱ مئی۔ جرمنوں نے کل اوسلو کے جرمن ہیڈ کوارٹر اور گسٹاپو دفتر کو خالی کر دیا۔ دونوں پر برطانوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں کو اوسلو کے مختلف حصوں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ جرمن ریش کمشنر ٹربورن اور جرمن پولیس چیف جنرل ریڈیٹرز نے اپنے آپ کو گولی مار کر خود کشی کر لی۔

رنگون ۱۱ مئی۔ جب رنگون پر اتحادی فوجوں نے قبضہ کیا۔ تو مسٹر سبھاش چندر بوس وہاں موجود نہیں تھے۔ افواہ ہے۔ کہ وہ پچھلے دنوں مولمین میں انتقال کر گئے۔ جاپانیوں نے یو باما کے زیر سرکردگی برما میں جو گورنمنٹ قائم کر رکھی تھی۔ وہ سنگاپور میں پناہ گزین ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ کل برطانوی فوجیں رودبار انگلستان کے جزیروں میں اتر پڑیں۔ برطانوی فوجوں نے ان جزیروں کو جو گذشتہ پانچ سال سے جرمنوں کے قبضہ میں تھے۔ اپنے کنٹرول میں لے لیا۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ ناروے کے ایک کمرشل اخبار کے ایڈیٹر نے پوری ذمہ واری سے انکشاف کیا ہے۔ کہ ہٹلر مرا نہیں۔ بلکہ جرمنی سے بھاگ کر جاپان چلا گیا ہے۔ اس کی اطلاع ہے۔ کہ جرمن ہائی کمانڈ نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے میں تاخیر ہی اس لئے کی تھی۔ کہ بڑے بڑے نازی لیڈر آبدوزوں میں بیٹھ کر جاپان پہنچ جائیں۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنرل ویگان کو جو فرانس کی شکست کے وقت مغرب میں کمانڈر انچیف تھے۔ پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

نیویارک ۱۱ مئی۔ ایوان نمائندگان کی فوجی کمیٹی نے انکشاف کیا ہے۔ کہ امریکی محکمۂ جنگ ایسے انتظامات کر رہا ہے۔ کہ جنگ کے بعد امن کے زمانہ میں کم از کم پانچ لاکھ مستقل فوج رہے۔ اور چالیس لاکھ ریزرو فوج ہو جسے بوقت ضرورت بلایا جا سکے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ۲ اور ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کی درمیانی رات کو جب برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ لنڈن میں رعد کا ایک زبردست طوفان آیا تھا۔ اب فتح کی رات کو بھی ۱½ بجے اتنا ہی زبردست ایک طوفان آیا۔ جو بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک کے ساتھ صبح ۴ بجے تک رہا۔ فتح کے جشن منانے والے بہت سے شہری طوفان میں گھر گئے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ برطانوی حکومت نے ریگولیشن ۱۸ بی کو منسوخ کر دیا ہے۔ اس ریگولیشن کے ماتحت نظر بند کئے گئے تمام نظر بندوں کی سوائے ایک غیر ملکی کے رہائی کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور بھی بہت سے ڈیفنس ریگولیشنز جن کے رو سے کسی شخص کو محض شبہ پر بغیر مقدمہ چلائے گرفتار کیا جا سکتا تھا۔ واپس لئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۱ مئی۔ سکھ نیشنل کالج لاہور کے پرنسپل سردار نرنجن سنگھ صاحب مستعفی ہو گئے ہیں۔

دہلی ۱۱ مئی۔ سونے کا بھاؤ ۸۰/- روپے تولہ سے گر کر ۶۸/۸/- تولہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار ان المجود رقمطراز ہے۔ کہ جرمنی کے مکمل طور پر ہتھیار رکھ دینے کے بعد جاپان کے خلاف جنگ ڈیڑھ یا دو سال جاری رہے گی۔

چنکنگ ۱۱ مئی۔ تخلیہ آبادی کی چینی مشاورتی کمیٹی نے چنکنگ کی دس لاکھ آبادی میں سے تین لاکھ افراد کو ۱۵ مئی تک نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ شہر خالی کر کے جانے والے افراد میں منجم۔ افیون خور۔ قمار باز۔ زنان بازاری۔ غیر رجسٹری شدہ دکاندار اور اسی نوعیت کے دیگر افراد شامل ہیں۔

پیرس ۱۱ مئی۔ کل فرانس کے لیڈر جنرل ڈیگال نے فرانسیسی فوجوں کے نام ایک خاص حکم جاری کیا ہے۔ جس میں انہیں انتباہ کیا ہے۔ کہ ابھی انہیں جاپان کو شکست دینی باقی ہے۔ آپ نے ایک ظالمانہ لڑائی کو جس کی لپیٹ میں فرانس آ چکا تھا۔ اطمینان بخش طریقہ سے انجام دے دیا ہے۔ جرمنی کے ہتھیار ڈالنے سے یورپ کی لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی آپ نے بڑے بڑے کام سرانجام دینے ہیں۔ آپ نے اپنے اتحادیوں کے شانہ بشانہ جاپان کو شکست دینی ہے۔ جو ہند چینی میں مظالم توڑ رہا ہے۔ اور ایشیا پر اقتدار حاصل کرنا چاہتا ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی اخبارات نے مسٹر چرچل اور صدر ٹرومین کی ساری کی ساری تقریریں شائع کی ہیں۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ امریکہ میں جبری بھرتی کے قانون کی میعاد میں مزید ایک سال کے لئے توسیع کر دی ہے۔

کلکتہ ۱۱ مئی۔ حکومت بنگال نے محکمہ اے۔ آر۔ پی توڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ جرمنوں پر اس وقت جو شرطیں عائد کی گئی ہیں۔ وہ محض ابتدائی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے بعد مستقل شرطیں بھی ہونگی۔ عارضی شرطیں مختصر ہونے کے باوجود ۱۵ صفحات پر مشتمل ہیں۔ شرطوں کی تفصیل تو بہت لمبی ہے۔ مگر یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں کا سارا بحری بیڑا جس میں آبدوزوں کی بہت بڑی تعداد بھی شامل ہے۔ صحیح سالم اتحادیوں کے قبضے میں آ جائیگا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ جرمن ہائی کمان کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ کسی شخص کو شبہے میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ اتحادیوں نے جو شرطیں ہم پر ٹھونسی ہیں۔ وہ بے حد کڑی ہیں۔ لیکن اب ہمیں ان مصیبتوں کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے کہ کسی شخص کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ مستقبل ہمارے لئے بیحد مشکلات پیدا کرے گا۔ اور ہم سے زندگی کے ہر شعبے میں بہت زیادہ قربانیاں طلب کرے گا۔ مگر ہم نے اتحادیوں سے جو عہد کیا ہے۔ اسے ہم آخری وقت تک نبھائینگے۔ اور وفاداری کے ساتھ معاہدے کی پابندی کریں گے۔ ہمیں کسی صورت میں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تاریک ترین مستقبل کے باوجود ہمت نہ ٹوٹے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے سان فرانسسکو میں کہا۔ کہ جاپان کو شکست دینے کے لئے فوجوں کو ادھر ادھر بھیجنا اور ان کے لئے سامان بہم پہنچانا ضروری ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ سنگاپور ریڈیو سے جاپانیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی آخری دم تک لڑنے کا پکا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ کبھی ہتھیار نہ ڈالینگے۔ جاپانی پہلے تو یہ کہا کرتے تھے۔ کہ فتح ہماری ہے۔ لیکن اب صرف یہ کہنے لگے ہیں۔ کہ ہم کبھی ہتھیار نہ ڈالینگے۔ ہٹلر بھی یہی کہتا تھا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ آج خبر آئی ہے۔ کہ جاوا میں سورابایا کے اڈا پر بم برسائے گئے۔

کانڈی ۱۱ مئی۔ برما کے محاذ پر پیگو سے ۴۰ میل شمال کو بہت سے گاؤں جاپانیوں سے خالی کرا لئے گئے۔ مرگوئی میں رسد کے ذخیروں پر دن دہاڑے بمباری کی گئی۔

دہلی ۱۱ مئی۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے کارخانوں میں کام کرنے والوں کی سلامتی کے لئے ایک سکیم بنائی ہے۔ اس میں تندرستی کا بیمہ کرانے۔ عورتوں کو سہولتیں دینے اور زخمی ہونے کی صورت میں امداد دینے کا ذکر ہے۔